International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
PP: 215 -225

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

پاکستانی قانون وراثت کے مسائل اور اسلامی احکام: تجزیاتی جائزہ

Pakistani Inheritance Law Issues and Islamic Injunctions: An Analytical Overview

Dr. Majid Rashid
Assistant Professor, Islamic Studies, Institute of Humanities and Arts Khawaja Fareed University of Engineering & Information Technology Rahim Yar Khan(majid.rashid@kfueit.edu.pk)

Zia ur Rehman
M Phil Schoolr, Islamic Studies, Institute of Humanities and Arts Khawaja Fareed University of Engineering & Information Technology Rahim Yar Khan(rehman.ziaqazi@gmail.com)

Abstract

Inheritance laws in Pakistan are predominantly governed by Islamic principles as enshrined in the Quran and Hadith, ensuring a structured distribution of a deceased person's estate among heirs. This paper provides an analytical overview of the issues arising from the intersection of Pakistani inheritance law and Islamic injunctions. It explores the legal framework of inheritance in Pakistan, the Islamic jurisprudential basis, and the practical challenges faced by individuals. Issues such as gender inequality, testamentary freedom, and the lack of awareness about inheritance rights are examined. The analysis reveals that while the Islamic legal framework aims to ensure fairness and justice, its implementation in Pakistan often falls short due to socio-cultural practices and legal loopholes. Recommendations are provided to address these issues, emphasizing the need for legal reforms, public awareness campaigns, and a more robust implementation of Islamic inheritance laws to achieve the intended justice and equity.

***Keywords*:** Pakistani inheritance law, Islamic injunctions, gender inequality, legal reforms, public awareness

CC BY

تعارف

پاکستان میں وراثت کے قوانین بنیادی طور پر اسلامی اصولوں پر مبنی ہیں، جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں اور مرنے والے کی جائیداد کو ورثاء میں منظم طریقے سے تقسیم کرنے کو یقینی بناتے ہیں۔ اس مقالے میں پاکستانی وراثتی قانون اور اسلامی احکام کے درمیان مسائل کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں پاکستان کے وراثتی قانونی ڈھانچے، اسلامی فقہ کی بنیاد، اور افراد کو درپیش عملی چیلنجز کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقالے میں صنفی عدم مساوات، وصیت کرنے کی آزادی، اور وراثتی حقوق کے بارے میں آگاہی کی کمی جیسے مسائل پر غور کیا گیا ہے۔ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ جہاں اسلامی قانونی فریم ورک انصاف اور عدل کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے، وہاں پاکستان میں اس کے نفاذ میں اکثر معاشرتی وثقافتی روایات اور قانونی خامیوں کی وجہ سے کمی رہ جاتی ہے۔ ان مسائل کے حل کے لئے قانونی اصلاحات، عوامی آگاہی مہمات، اور اسلامی وراثتی قوانین کے مؤثر نفاذ پر زور دیا گیا ہے تاکہ مطلوبہ انصاف اور برابری حاصل کی جاسکے۔

وراثت کے لغوی معنی:

1) امام راغب اصفہانی اپنی کتاب "مفردات القرآن" میں لکھتے ہیں:

"الورثه والارث انتقال قنيه اليك عن قنيه اليک عن غيرك من غير عقد ولا ما يجرى مجرى العقد وسمى بذلك المنتقل عن الميت فيقال للقنية لا مورثه ميراث وارث وتراث"

"وراثت" اور "ارث" کے معنی عقد شرعی یا جو عقد کے قائم مقام ہے کہ بغیر کسی چیز کا ایک شخص کے ملکیت میں چلے جانا کے ہیں۔ اسی سے میت کی جانب سے جو مال ورثاء کو منتقل ہوتا ہے اسے ارث، تراث اور میراث کہا جاتا ہے۔[1]

2) صاحب منجد لکھتے ہیں:

وراثت، ارث، تراث اور میراث کا معنی میت کا ترکہ ہے۔ اسی سے ثلاثی مجرد "ورث" کا فعل آتا ہے جس کا معنی ہے "وارث ہونا"۔ جبکہ باب افعال پر "اورث" آتا ہے۔ جس کا معنی ہے "وارث بنانا"۔ میت کو مورث اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے پیچھے رہنے والوں کو اپنے ترکہ کا وارث بناتی ہے۔

وراثت کے شرعی واصطلاحی مفہوم:

وراثت کے مختلف لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اب وراثت کا شرعی تصور سمجھنے کے لیے اس کی اصطلاحی تعریف کی طرف آتے ہیں۔

امام محمد علی الصابونی فرماتے ہیں۔

"انتقال الملكية من الميت الى ورثة الاحياءسواء كان المتروک مالا، اوعقارا او حقا من الحقوق الشرعية"2

"میت کی ملکیت کا زندہ وارثوں کی طرف منتقل ہونا برابر ہے اگر وہ چھوڑا ہوا مال ہو یا غیر منقولہ جائیداد ہو یا شرعی حقوق میں سے کوئی حق ہو"

الدکتور مصطفی مسلم کے نزدیک:

"هو علم يبحث في المواريث ومستحقيها الايصال كل ذى حق اليه حقه"3

"وہ علم ہے جو وراثت اور اس کے مستحقین پر بحث کرتا ہے تاکہ ہر حقدار کو اس کا حق پہنچایا جائے۔"

پاکستان کا آئین اور وراثت کی تعریف:

مغرب پنجاب مسلم پرسنل لا (شریعت) اپلیکیشن ایکٹ 1948 جو کہ ایک آراے (RA) قانون ہے جس نے اسلامی قانون کے تحت مسلمان ورثاء کی وراثت کی تقسیم کے اصولوں کو متعارف کروایا۔ اس قانون کے نفاذ سے قبل انڈیا میں زرعی زمین کی وراثت رواجی قانون کے تحت عمل میں لائی جاتی تھی اور مسلم لاء پر عمل نہ ہوتا تھا۔ اسلامی قانون کی ترویج ونفاذ کی جانب پر پہلا قدم 1948ء میں شریعت اپلیکیشن ایکٹ کے منظر عام پر آنے سے اٹھا۔ اس قانون کے تحت مکمل طور پر تو اسلامی قانون کو زرعی زمین کی وراثت کی تقسیم پر لاگو نہ کیا گیا۔ اس وجہ سے تقسیم برصغیر کے بعد 1951ء میں بذریعہ مسلم پرسنل لاء شریعت اپلیکیشن ایکٹ 1962 نافذ کیا گیا۔ 1948ء کے قانون کی دفعہ کو بعد ازاں ترمیم کر دیا گیا تھا۔ رسم ورواج پر مبنی قانون کے تحت متبنیٰ شخص متوفی / میت کے حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں اپنے حقیقی باپ کی وراثت سے حصہ نہیں لے سکتا تھا۔ 1948ء کے قانون کو بعد ازاں 1962ء کے ایکٹ نے منسوخ کر دیا۔ لیکن 1948ء کے قانون کے تحت جانشینی اور وراثت کے مفہوم کو برقرار رکھا۔ اب موجودہ صورتحال کے مطابق متبنی شخص اپنے حقیقی والد کی وفات پر اس کی وراثت سے حصہ لے سکتا ہے۔

تقسیم برصغیر سے قبل پنجاب کے تقریبا تمام زمیندار خاندانوں کی وراثت کی تقسیم کو رسم ورواج کا قانون ہی ڈیل کرتا تھا لیکن 1948ء کے قانون کے نافذ ہوتے ہی مسلم قانون رواج پذیر ہو گیا اور جہاں فریقین مسلم ہوں تو وہاں مسلم قانون ہی ان کے معاملات وراثت وجانشینی کو چلاتا تھا لیکن 1962ء کے قانون نے 1948ء کے قانون کو منسوخ کر ڈالا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مورخہ 1983-06-30 کو بمقدمہ وفاق بنام محمد اسحاق بحوالہ PLD 1983-Sc-273 اور مظفر خان بنام مسماۃ روشن جان PLD 1984-Sc-394 اس استثناء کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے منسوخ اور باطل قرار دے دیا۔ جس کی وجہ سے اسلامی قانون کے تحت ہی مسلمانوں کے مابین وراثت وجانشینی کے مسائل حل کیے جائیں گے۔

پاکستان میں مسلمان دو فرقوں میں منقسم ہیں۔ سنی اور شیعہ، کوئی مسلمان سن بلوغت کے بعد جس فرقے کا چاہیے عقیدہ اختیار کر سکتا ہے۔ یہ اس شخص پر منحصر ہے کہ وہ جس فرقہ کا عقیدہ اختیار کرے اس میں شمولیت کی تصدیق کرے۔ محض یہ حقیقت کہ نماز جنازہ سنی طریقہ یا شیعہ طریقہ سے ادا کی گئی ہے۔ متوفی کے عقیدہ کے بارے میں کوئی معنی نہیں رکھتی۔ یعنی وجہ تنازعہ نہیں بن سکتی۔

سینوں کے ذیلی فرقے

سینوں میں چار ذیلی فرقے ہیں۔

- حنفی
- مالکی
- شافی
- حنبلی

اسی طرح شیعوں کے تین ذیلی فرقے ہیں۔

- اثنا عشری
- اسماعیلی
- زیدی

پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت چونکہ سنی ہیں۔ اور خطہ پاک وہند میں فقہ حنفی رائج ہے اس لیے پاکستان میں بھی سنی مسلمان زیادہ تر حنفی سکول آف تھاٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اپنے اس مقالے میں فقہ حنفی کے مطابق یہ بحث کرنی ہے کہ پاکستان کے وہ قوانین جو اسلام کے مطابق ہیں وہ کون کون سے ہیں۔

پاکستان کے قوانین میں تقریباً تمام قوانین وراثت اور احکامات اسلامی قوانین کے مطابق ہیں۔

پاکستان کے قانون میں وراثت کے مسائل:

پاکستان کے وہ قوانین جو اسلام سے متصادم ہیں جن پر زیادہ بحث کی جاتی ہے درج ذیل ہیں۔

1. یتیم پوتے کا مسئلہ
2. زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا
3. جی پی فنڈ
4. انشورنس

پاکستان کے قانون وراثت کے مسائل اور اسلامی احکام

یتیم پوتے کا حق وراثت:

یتیم پوتے کی میراث کا مسئلہ آج تک متنازع فیہ رہا ہے کیونکہ اس کے بارے میں براہراست کوئی آیت یا حدیث موجود نہیں۔ سب سے پہلے ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ یتیم پوتے سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص مثلاً احمد کے دو بیٹے ہیں حسین اور علی۔ ان دونوں بیٹوں میں سے علی کا ایک بیٹا ہے حمزہ۔ علی اپنے بیٹے حمزہ کو چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد احمد فوت ہو گیا۔ اس احمد کے دو پس ماندگان ہیں۔ ایک بیٹا حسین اور دوسرا پوتا حمزہ۔ اس حمزہ کو یتیم پوتا کہیں گے۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا حمزہ کو حسین کی موجودگی میں وراثت ملے گی یا نہیں؟

کیونکہ اصول ہے کہ قریبی کی موجودگی میں دور کا وارث حصہ نہیں پاتا۔ یتیم پوتے سے مراد صرف یتیم ہوتا ہی نہیں بلکہ یتیم پوتی اور یتیم نواسے نواسیاں بھی مراد ہیں۔ یتیم پوتے کے وراثت پانے میں تین مذاہب ہیں:

- وارث نہیں ہوتا۔ (یعنی محجوب ہوگا)
- وارث ہوتا ہے اور اپنے باپ کے قائم مقام ہو کر اس کا حصہ پاتا ہے۔
- اس کو وارث کے طور پر کچھ نہیں ملے گا مگر اس کو وصیت سے لازمی طور پر ملے گا۔

پہلا مذہب:

ان کے نزدیک یتیم کو کچھ نہیں ملے گا۔

اس کی دلیل قانون وارثت کا یہ قاعدہ ہے:

الأقرب فالأقرب جو قریبی ہوگا وہی زیادہ حقدار ہوگا۔

پس بیٹے موجود ہو تو پوتا اور باپ حیات ہو تو دادا کو وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہمارے پاس اس کو حصہ دینے کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لیے ان دونوں کو بلاوجہ حصہ دینا زیادتی ہوگی۔

یہ مذہب اکثر متقدمین فقہائے کرام کا ہے اور سید ابو الاعلی مودودی کا بھی یہی مذہب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، فقہائے اسلام میں یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ دادا کی موجودگی میں جس پوتے کا باپ مر گیا ہو، وہ وارت نہیں ہوتا بلکہ اسکے وارث اس کے چچا ہوتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک مجھے قرآن واحدیث میں کوئی ایسا صریح علم نہیں ملا ہے جسے اختیار کے فقہاء کے اس خود فیصلے کو رد کیا جا سکے لیکن بجائے خود یہ بات کہ فقہائے امت سلف سے فلک تک اس پر متفق ہیں۔ اس کو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ اس کے خلاف کوئی رائے دینا مشکل ہے۔ ویسے بھی یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ پوتا بہرحال اپنے باپ کے واسطے سے ہی دادا کے مال میں حقدار ہو سکتا ہے نہ کے براہراست خود۔ اسی طرح بہو اپنے شوہر کے واسطے سے سسر کے

مال میں سے حصہ پاسکتی ہے نہ کہ براہراست خود۔ اگر ایک شخص کا بیٹا اس کی زندگی میں مر جائے اور وہ شادی شدہ نہ ہو، تو آپ خود مانیں گے کہ اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔ یہ نہیں ہو گا کہ باپ کے مرنے پر اس کے ترکہ میں سے اس کے فوت شدہ بیٹے کا حصہ بھی نکالا جائے اور پھر اس بیٹے کی میراث اس کی ماں اور اس کے بھائیوں وغیرہ کو پہنچائی جائے۔

دوسرا مذہب:

یہ مذہب غلام احمد پرویز اور ان کے متبعین کا ہے۔

اگرچہ میراث کے عام اصول الأقرب فالاقرب" کے مطابق ان کو ترکہ نہیں ملا مگر ان کو محروم کرنا بھی ظلم ہو گا۔ اس لئے ان کو حصہ دینے کے لئے یہ فرض کر لیا جائے گا کہ ان کا والد زندہ تھا اس لیے پہلے اس کے والد کا حصہ نکالا جائے گا پھر اس کو فوت تصور کر کے اس کا حصہ اس کے بیٹوں، بیٹیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

دراصل اس مذہب کی کوئی شرعی نہیں بلکہ ان کا موقف ایک ہمدردی پر مبنی ہے۔

تیسرا مذہب:

یتیم پوتے کو وراثت سے تو کچھ نہیں ملے گا مگر اس کو وصیت سے دیا جائے گا۔ اور دادا کے لئے لازم ہے کہ اپنے مال کے تیسرے حصے سے وصیت جاری کرے اور اگر دادا نے وصیت نہ کی ہو تو اس کے ترکہ سے قاضی خود وصیت جاری کرے گا۔ یہ مذہب جدید فقہائے کرام اور عالم عرب و عجم کے کثیر علماء کرام کا ہے اور یہی قانون شام اور مصر میں رائج ہے۔

مذہب مختار:

اگر دیکھا جائے تو تیسر المذاہب شریعت کی روح کے مطابق ہے۔ پہلے مذہب والوں کا موقف اس لیے قابل قبول نہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو یتیم ترکہ سے کوئی حصہ نہیں پائے گا اور اسے متبادل صورت کے طور پر بھی کہیں سے کچھ نہیں ملے گا اور صرف یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالی نے نہیں دیا تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کوئی جواب نہیں۔ کیا شریعت اسلامیہ میں کہیں ایسی صورت ہے کہ کسی کو بے آسرا چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر یتیم! جس کے بارے میں خود باری تعالیٰ نے حسن سلوک کی بار بار تاکید فرمائی ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے کوئی انتظام ہی نہ کیا ہو؟ دوسرے مذہب والوں نے انسانی ہمدردی کے طور پر یتیم کو حصہ دینے کی کوشش کی ورنہ ان کے مذہب کی کوئی بنیاد نہیں۔ اس لئے یہ بھی ناقابل قبول ہے۔

اگر اسی طرح ہمدردی کی بنیاد پر دیا ہے تو کہیں کسی اور وارث کی مجبوری اور غربت کی بنیاد پر بھی مقررہ حصہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ جیسے ایک بیٹا بہت زیادہ غریب ہوا اور دوسرا امیر ہو تو ان کے نزدیک امیر کے حصے میں کمی کر کے غریب کو حصہ زیادہ دینا چاہیے جب کہ ایسا کہیں بھی ممکن نہیں۔ اور پھر یہ اس مسئلہ میں بھی صرف یتیم پوتے کے بارے میں یہ کہتے ہیں

مگر اس شخص کی بیوہ کو ایسا کچھ نہیں دیتے۔ اگر دیناہی ہے تو مرے والے شخص کے اس بیٹے کو جو اس کی زندگی میں ہی مر گیا تھا زندہ جان کر حصہ دیا جائے اور حصہ دینے کے بعد اس کو مردہ سمجھ کر اس کا ترکہ اس کے تمام ورثاء میں تقسیم کیا جائے خواہ اس کی بیوی ہو یا ماں یا والدہ میں سے کوئی ایک۔ مگر یہ صرف بیٹے، بیٹیوں کے لئے حصہ ثابت کرتے ہیں کسی اور کے لئے نہیں۔

تیسرے مذہب کے دلائل:

اسلام کا نظام میراث دو چیزوں پر مشتمل ہے۔

- **وصیت**
- **وراثت**

اگر کسی رشتہ دار کو وارث کے طور پر حصہ نہیں ملتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا بلکہ اس کے لئے وصیت کا نظام موجود ہے۔ وصیت کا حکم اس ارشاد باری تعالیٰ میں واضح ہے:

"كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ."4

"تم پر فرض کیا گیا ہے کہ کسی کی موت کا وقت قریب ہو اور اس نے کوئی مال چھوڑا ہو تو وصیت کرے اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے بھلائی کے ساتھ اور یہ متقی لوگوں پر فرض ہے۔"

یتیم پوتے کو وراثت سے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ الاقرب فالاقرب "اور اگر اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیٹے کی موجودگی میں دیں گے تو اس سے بہت خرابی لازم آئے گی۔

دوسرا طریقہ موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کو وراثت کی بجائے وصیت سے دیا جائے اور جب دادا کو یہ معلوم ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے پوتے کو کچھ نہیں ملنا تو اس کو چاہیے کہ پوتے کے لئے اپنے ثلث مال سے وصیت کر جائے۔ اگر دادا پوتے کے لئے وصیت کر گیا تو اس صورت میں کوئی دشواری نہیں مگر مسئلہ اس وقت درپیش ہو گا جب دادا نے وصیت نہ کی ہو اور وہ فوت ہو جائے۔ اس مسئلہ کا حل موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ دادا کے مال سے ثلث مال سے قاضی خود وصیت جاری کرے اور یہ فرض کر لیا جائے گا کہ دادا نے یہ وصیت کی تھی۔ اس کو عرب وصیت واجبہ کا نام دیتے ہیں۔

وصیت واجبہ کا ثبوت:

قرآن کریم میں وصیت کا حکم موجود ہے جس سے وصیت کرنا ثابت ہوتا ہے مگر اس کے بارے میں بعض علماء کی یہ رائے ہے کہ آیت وراثت آجانے کے بعد اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ جب کہ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت کاملاً منسوخ

نہیں ہوئی بلکہ جن رشتہ داروں کے حصے بیان کر دیے گئے اور ان کو وارث ٹھہرادیا گیا ان کے بارے میں تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا مگر جو قریبی رشتہ دار ہیں اور کسی وجہ سے حصہ نہیں پا رہے ان کے لئے اب بھی یہ آیت محکم ہے۔

ورثاء کے حصہ نہ پانے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ جیسے کسی شخص کے والدین غیر مسلم ہوں مگر وہ اسلام قبول کر چکا ہو تو وہ والدین کافر ہونے کی وجہ سے اپنے اس بیٹے کے وارث نہیں ہوں گے مگر ان کے لئے وصیت کرنا جائز ہو گا۔

اسی طرح بیٹا اور پوتا دونوں موجود ہوں تو چونکہ بیٹے کی والد سے قربت کی وجہ سے پوتے کو کچھ نہیں ملتا لہذا اس کے لئے وصیت کی جا سکتی ہے۔ بلکہ وصیت کرنا لازم ہو گا جس طرح آیت میراث کے نزول سے قبل تمام ورثاء کے لئے وصیت کرنا لازم تھا۔ کسی بھی آیت کے منسوخ ہو جانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب اس کی کوئی حکمی افادیت باقی نہیں رہی بلکہ اس کے بعض احکام منسوخ ہوتے ہیں اور بعض باقی رہتے ہیں۔ آیت وصیت کے منسوخ ہونے کے بعد اس میں دو چیز میں باقی رہیں۔

i. وصیت پہلے واجب تھی مگر اب اس کا واجب ہونا منسوخ ہو گیا مگر جواز یا مستحب ہونا باقی رہا بلکہ ترغیب باقی رہی جس طرح عاشورہ کا روزہ پہلے فرض تھا پھر اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی مگر اس کا مستحب ہونا باقی رہا۔

ii. وصیت کے بعد وراثت کا حکم آجانے کے بعد وہ رشتہ دار جن کو باقاعدہ حصہ دار بنا دیا گیا ان کے حق میں تو وصیت جائز نہ رہی مگر وہ لوگ جن کو وارث نہیں ٹھہرایا گیا ان کے لئے وصیت کا جواز باقی رہا بلکہ امر سے وجوب ثابت ہوتا ہے لہذا ان کے لئے وصیت کا بعض مقامات پر وجوب بھی ثابت ہو گا۔

پھر ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

"وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا"5

"اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور محتاج تو انہیں کچھ کھلا دو اس میں سے اور ان کو بھلائی کی بات کہو۔"

وہ ورثاء جن کے حصے کا بیان نہیں ہوا تھا اس کے لئے آیت وصیت سے کم از کم جواز اور استحباب ملتا ہے مگر اس آیت میں رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور ان کو مال دینے کا حکم آیا ہے تو ان رشتہ داروں میں پوتے سے زیادہ قریبی مستحق کون ہو سکتا ہے؟ پس اس آیت کی وجہ سے وصیت کا حکم واجب ہو جائے گا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس کے نزدیک تو یہ حکم ہے کہ اگر وصیت نہ کی گئی ہو تو وراثت سے ان کو کچھ مال دیا جائے گا۔

بعض علماء نے تو اس آیت کو منسوخ ہی نہیں مانا بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا ظاہر تو عموم پر دلالت کرتا ہے مگر معنی خصوص پر۔ وہ اس طرح کہ وہ والدین جو کہ وارث نہیں ہوتے کافر یا غلام ہوتے ہیں اور وہ قریبی رشتہ دار جو وارث نہیں بنتے ان کے لئے یہ آیت ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر اس آیت مبارکہ کو منسوخ نہ مانا جائے تو پھر بھی اس کا کوئی تعارض آیت وراثت سے نہیں ہے۔ وہ اس طرح کہ یہ صرف ان والدین کے لیے ہے جو غلام ہونے یا کافر ہونے کی وجہ سے وارث نہیں بن رہے اور اسی طرح وہ قریبی رشتہ دار جو کسی وجہ سے وارث نہیں بن رہے اب یتیم پوتا بھی ان ورثاء میں شامل ہو گا کہ وہ قریبی تو ہے مگر وارث نہیں۔ پس اس آیت کی رو سے اس کے لئے وصیت کرنا واجب ہوا۔

اب اگر کسی نے وصیت نہیں کی تو یہ اس کی غفلت تھی پس قاضی اس کے مال میں اپنی طرف سے وصیت جاری کرے گا اور جب کسی کی غفلت یا زیادتی کی وجہ سے دوسرے کی حق تلفی ہو رہی ہو تو قاضی یا حاکم وقت کو افراد کے ذاتی امور میں مداخلت کا حق ہوتا ہے جس طرح اگر ایک شخص اپنی بیوی کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا اور اسکو طلاق بھی نہیں دیتا تو قاضی یا حاکم وقت اپنی طرف سے تنسیخ نکاح کر سکتا ہے۔

وصیت واجبہ کا یہی قانون اس وقت کئی اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ ان میں مصر اور شام بھی ہیں۔

وصیت واجبہ کی شرائط

- وہ یتیم پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وارث نہ بن رہے ہوں۔ وہ اس طرح کہ مرنے والے شخص کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جو اولاد چھوڑ کر مر گیا تو اب صاف ظاہر ہے یہ یتیم پوتے، پوتیاں باقاعدہ عصبہ کے طور پر حصہ دار ہیں سو ان کے حق میں وصیت واجب نہیں ہو گی۔
- دادا نے زندگی میں ہی ان یتیموں کو ان کے والد کے حصہ کے مطابق ہبہ وغیرہ کی صورت میں مال نہ دیا ہو۔ اگر وہ مال دے چکا ہے تو اب وصیت واجب نہیں ہو گی مگر وصیت کر دی تو پوری کی جائے گی۔
- قاضی وصیت ثلث مال سے زائد میں جاری نہیں کرے گا اور اگر ثلث مال سے زائد کی ہو تو باقی ورثاء کی رضا مندی ضروری ہو گی اگر وہ جائز قرار دیں گے تو ثلث سے زیادہ میں بھی وصیت پوری کی جائے گی۔
- 1995ء سے یتیم پوتے کی وراثت کا مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ جس کا ابھی تک کوئی حل نہیں ہوا۔ 2003ء میں بطور عصبہ وراثت میں حق ملنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ PLD2003-Sc-475 اس کے خلاف اپیل کی گئی اور اس اپیل کے موقف میں 2007ء تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور 2007ء میں یتیم پوتے کی وارثت کے بارے میں سپریم کورٹ نے کہا ہے وہ الفاظ درج ہیں۔
- اب شریعہ کورٹ کا کہنا ہے کہ اگر ایک شخص کے فوت ہونے پر اس کا پوتا موجود ہے لیکن وہ غریب ہے کہ اس کا باپ اس کے لیے کچھ نہیں چھوڑ کر گیا تو اب وہ پوتا عدالت سے اپنے والد کے حصے کے لیے رجوع کر سکتا ہے، اس کے لیے عدالت ایک کمیٹی بنائے گی جو دونوں کی جانچ کرے گی اور اگر پوتا واقعی غریب ہوا اپنے دادا اور چچا

سے تو اس کو میراث میں حصہ دیا جائے گا لیکن اگر دادا غریب ہو تو اس کو اس کے فوت شدہ بیٹے کا حصہ دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

Federal Shariat Court's Judgment Cited as PLD 2000 FSCI

The Judgment of the Federal Shariat Court's reperted as PLD 2000 FSc 1, is Pending decision by the supreme Court of Pakistan and in the light of proviso to clause (2) of Article 203-D of the constitution of Pakistan, 1973 is not to take effect before disposal Appeal Prefer to Supreme court against the decision. As such Provision of S.A remain operative until Appeal is disposed of by honourable Supreme Court (2005 CLC 1240 PLD 2003 S.C. 475 Ref) Decision of Shariat Court declaring of Section 4 of Muslim Family Laws ordiance, 1961 to be repugnant to injunctions of Islam was Subject of Appeal pending before Supreme Court Rejection of plaint by trail court on ground of such repeal of section 4 Muslim Family Laws ordiance, 1961. Appellate Court on basis of Judgment of Supreme court PLD 2003 S.C 475 set aside order of trail Court and remainded case for its decision on merits. Held, Supreme Court in said Jugment had observed that grandson Court inherit share of his Predeceased Father from his grand Fahter. Not Possbile to say at such stage that plaintiff had no cause of action at all for examinations Fun-Feledged Tail if cause of action was to be on only Legal issues even then plaint should not have been rejected under order VII, Rule.[6]

خلاصہ بحث

نظام میراث اسلام کی تعلیمات میں سب سے منظم نظام ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے وراثت کے قانون کو اتنی اہمیت دی ہے اور کیونکہ وراثت کے قوانین متوفی اور اس کے وارثین دونوں کے درمیان اہمیت رکھتے ہیں تو خود رب تعالیٰ نے اس کے اصول مقرر فرمائے اور ہر کسی کا حصہ مقرر فرمایا۔ یہاں وراثت کے متعلق جو مختلف لغات میں معانی بیان کیے گئے اور وراثت کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علم میراث کتنی اہمیت کا حامل ہے کہ رب تعالیٰ نے اس کو اپنی حد قرار دیا ہے۔ اس پر عمل کرنے والے کو جنت اور اس سے حکم کی نافرمانی کرنے والے کو عذاب کی بشارت دی ہے۔ پاکستان کے وہ قوانین بیان کیے گئے ہیں جو اسلام سے متصادم ہیں۔ ان میں زیادہ اہم یتیم پوتے کا مسئلہ ہے۔ جس کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں تین مذاہب کو زیر بحث لایا گیا ہے اور تیسرے مذہب کے مطابق دادا وصیت کرے گا اور اگر پھر دادا نہ ہو تو قاضی 1/3 اس کے حق میں وصیت کرے گا۔ اس میں وصیت واجبہ کی ضرورت و اہمیت اور وصیت واجبہ کی شرائط کو بیان کیا گیا ہے۔ وصیت واجبہ کا قانون کئی اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ ان میں مصر اور شام بھی ہیں۔

سفارشات:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔اس لیے زندگی کے تمام شعبہ ہائے زندگی کے متعلق ایک واضح پروگرام رکھتا ہے۔ اوراس فلسفہ پر عمل کرتا ہے۔ "الله ورسوله مولى من لا مولى "اور ایک اسلامی حکومت کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ اس ملک میں بسنے والے لوگوں کے صحیح حقوق دینے کا بندوبست کیا جائے۔چنانچہ تقسیم وراثت کے نظام کو بہتر بنا کر حکومت وقت وطن عزیز کے پسے ہوئے اور محروم ومظلوم افراد کی کفالت کا بندوبست کر سکتی ہے۔اس سلسلے میں چند ایک تجاویز درج ذیل ہیں۔

- ملک سے سرمایہ دارانہ اور جاگیر دارانہ نظام کا خاتمہ کرکے اسلامی نظام رائج کیا۔
- اسلامی نظام وراثت کو باقاعدہ نصاب میں شامل کیا جائے۔
- تقسیم وراثت کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے حکومت ایک ادارہ تشکیل دے جو تقسیم وراثت کی نگرانی کرے۔
- عوام کے اندر اسلامی شعور بیدار کیا جائے اور انہیں اسلامی نظام وراثت کے ثمرات سے آگاہ کیا جائے۔

ججز صاحبان کو وراثت کے متعلقہ تمام کیسز کے فیصلے اسلامی نظام دراثت کے مطابق کرنے کا پابند کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1]راغب اصفہانی حسین بن محمد، امام، مفردات القرآن، مطبع لاہور، 1973

[2]الصابونی، محمد علی، المواریث فی الشریعۃ الاسلامیہ فی ضوء الکتاب السنۃ، مطبع حلب

[3]مصطفٰی مسلم، الدکتور، مباحث فی العلم الموریث، دار الفکر العربی دار المنارۃ النشر والتوزیع، 1408ھ، ص:9

[4]البقرہ:2:180

[5]النساء:4:8

[6]1 C.P.C [PLD 2007 Kar 197-2006 MLD 1138]